غزلیں

مہدیؔ پرتاپگڑھی

○

بیدار ذہن نذر گراں خواب ہوگئے
موتی تمام سعی کے بے آب ہوگئے

تہذیب نو نے چھین لی انسانیت کی ضو
دلداریوں کے خواب بھی نایاب ہوگئے

اگلا قدم بڑھانے کی ہمت نہیں رہی
کچھ اس طرح سے شل مرے اعصاب ہوگئے

سرسبز وادیوں میں اب اُڑنے لگی ہے گرد
بنجر علاقے دیکھا ہے شاداب ہوگئے

جن محفلوں میں ملتی تھی تہذیب زندگی
ایسی ہوا چلی کہ وہ نایاب ہوگئے

جاگے نئے شعور تو امکاں کے دَر کھلے
وا اہل فن پہ کتنے نئے باب ہوگئے

اب اُن سے غم گساری کی اُمید کیا کریں
خود ہی رہین درد وہ احباب ہوگئے

اب ہوگئی غزل نئے امکاں سے روشناس
شامل اَدب میں کتنے نئے باب ہوگئے

ذہنِ بشر پہ مہدیؔ تردّد کے در کھلے
مایوسیوں کے جذبے تہہ آب ہوگئے

28، اسکول وارڈ، پرتاب گڑھ۔ 230001

سیدہ شانِ معراج

○

بگڑ کر بھی مقدر بن گئے ہیں
کٹے شانے مرے پر بن گئے ہیں

پرانے مقبروں کے زیر سایہ
نئے انداز کے گھر بن گئے ہیں

کسی خوشبو کی یادوں کے وسیلے
سلگتے عود و عنبر بن گئے ہیں

دعاؤں میں اثر کے آتے آتے
دُعا کے ہاتھ پتھر بن گئے ہیں

قلم ہونے کی خواہش کی بدولت
ترے نیزے پہ ہم سر بن گئے ہیں

تارین ٹکلی، ڈاکٹر موہن نرسنگ ہوم کے سامنے، شاہجہاں پور (یوپی)